معیار ہدایت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

قسط نمبر 1

فاروق الرحمٰن یزدانی
نائب مدیر ترجمان الحدیث

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم (البقرۃ: ۱۳۷)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشدوہدایت کیلئے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ السلام کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایااورسب سے آخر میں امام الانبیاء امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اس اعزاز کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ آپ پر اس سلسلہ کو مکمل فرمادیا اور آئندہ کیلئے اعلان کردیا:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما (الاحزاب:۴۰)

آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کے بعد کوئی دوسرا نبی ورسول بنا کر نہیں بھیجا جائیگا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زندگی کو کامل ترین نمونہ بیان فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرا (الاحزاب:۲۱)

رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کا نظارہ و مشاہدہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا اس لئے دوسرے لوگوں کیلئے اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معیار مقرر فرمادیا کہ اگر تمہارا ایمان، عقائد واعمال امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رفقاء صحابہ کرامؓ کے ایمان کے مطابق ہوگا تب تم لوگ ہدایت یافتہ ہوگے اور اگر تمہارا ایمان عقیدہ یا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدہ وعمل کے خلاف ہوگا تو نہ صرف کہ تمہیں ہدایت والا تسلیم نہیں کیا جائیگا بلکہ جہنم کی سزا کے حقدار ٹھہروگے۔

رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کا نظارہ و مشاہدہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا اس لئے دوسرے لوگوں کیلئے اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معیار مقرر فرمادیا کہ اگر تمہارا ایمان، عقائد واعمال امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رفقاء صحابہ کرامؓ کے ایمان کے مطابق ہوگا تب تم لوگ ہدایت یافتہ ہوگے اور اگر تمہارا ایمان عقیدہ یا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدہ وعمل کے خلاف ہوگا تو نہ صرف کہ تمہیں ہدایت والا تسلیم نہیں کیا جائیگا بلکہ جہنم کی سزا کے حقدار ٹھہروگے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا (النساء:۱۱)

اللہ کریم کے بیان کردہ اس اصول کے پیش

نظر ان سطور میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے کہ ان پاکباز ہستیوں کے ایمان کی کیفیت کیا تھی؟ تاکہ ہم بھی اپنے ایمان عقائد و اعمال کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کے مطابق بنائیں اور ہدایت پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ضلالت و گمراہی سے بچا کر شاہراہ ہدایت پر گامزن فرمائے آمین۔

۱۔ ایمان کی کمی و زیادتی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی کیفیت کو اللہ کریم نے یوں بیان فرمایا:

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون۔ الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون ۔ اولئک ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم (الانفال :٢-٤)

''بے شک مومن وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ایمان میں بڑھ جاتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے خرچ کرتے ہیں یہی لوگ پکے مومن ہیں ان کیلئے ان کے رب کے پاس درجات ہیں اور بخشش ہے۔ اور عزت والا رزق ہے''۔

ان آیات بینات میں اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ایمان کی کیفیت کو بیان فرمایا ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات کو تلاوت کیا جاتا ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے دوسرے مقام پر یوں ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (ال عمران:١٧٣)

وہ لوگ کہ جن کو لوگوں نے کہا کہ بے شک لوگ (مشرکین) تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں تو تم ان سے ڈر جاؤ (تو مسلمان بجائے خوف زدہ ہونے کے) ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

اس آیت مبارکہ سے بھی یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان بڑھ جاتا تھا اور ایسے لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے: اولئک ھم المومنون حقا: کہہ کر ان کے ایمان دار ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔ اب جس شخص کا ایمان قرآن مجید کی آیات سن کر یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اور دلائل دیکھ کر بڑھ جائے تو اس کا ایمان تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان جیسا ہے اور جس شخص کا ایمان نہ بڑھے یا وہ شخص ایمان کی کمی و زیادتی کا عقیدہ نہ رکھے وہ سمجھ لے کہ میں ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اسکا ایمان صحابہ کرام کے ایمان کے معیار پر نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا (البقرہ)

۲۔ قبر کو سجدہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آج کل کئی لوگ قبر کو سجدہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بھی کہلاتے ہیں حالانکہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جائز نہیں سمجھتے تھے۔ حدیث رسول ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتھم یسجدون لمرزبان لھم

> رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا یہ عقیدہ کس قدر واضح ہے کہ کسی قبر کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا خواہ وہ قبر سید کل کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی کیوں نہ ہو۔ آج لوگ قبروں پر جھکنا، ان پر سجدہ کرنا یا زندہ بزرگوں، ولیوں، پیروں، فقیروں، کو سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا عقیدہ رکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے

فقلت لرسول الله ﷺ احق ان یسجد له فاتیت رسول الله ﷺ فقلت انی اتیت الحیرة فرایتهم یسجدون لمرزبان لهم فانت احق بان یسجد لک فقال لی ارایت لومررت بقبری اکنت تسجد له فقلت لا فقال لا تفعلوا لوکنت امراحدا ان یسجد لاحد لامرت النسآء ان یسجدون لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من حق (مشکوٰۃ :۲۸۲، باب عشرة النساء)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”میں حیرہ شہر میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے مرزبان (سردار) کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو اس سے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے چنانچہ جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی بات عرض کی کہ حیرہ کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے تو آپ تو اس سے کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے (لہٰذا آپ ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت دیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا خیال ہے اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے تو اسے بھی سجدہ کریگا؟ تو صحابی رسول حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا نہیں (میں آپ کی قبر کو سجدہ نہیں کرونگا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو یعنی مجھے بھی سجدہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کیلئے بھی سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کو اپنی بیویوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے“۔ اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا یہ عقیدہ کس قدر واضح ہے کہ کسی قبر کو سجدہ نہیں کیا جاسکتا خواہ وہ قبر سید کل کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی کیوں نہ ہو۔ آج لوگ قبروں پر جھکنا، ان پر سجدہ کرنا یا زندہ بزرگوں، ولیوں، پیروں، فقیروں، کو سجدہ کرنا جائز سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ ایسا عقیدہ رکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عظیم قرآن مجید میں بہت واضح ہے کہ:

فان آمنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا

ہدایت والا وہی ہو سکتا ہے جس کا ایمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان جیسا ہو۔

اس لئے غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز سمجھنے والے گمراہ تو ہو سکتے ہیں ہدایت یافتہ نہیں۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ

جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے وحدہ لاشریک ہیں اسی طرح وہ خالق و مالک اپنی صفات میں بھی یکتا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے علم۔ اللہ تعالیٰ کو ساری کائنات کا علم ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے، یا آئندہ ہوگا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور ان چیزوں کے علم کیلئے اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کے بتانے یا خبر دینے کا محتاج نہیں ہے لیکن کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیائے کرام علیھم السلام اور اولیائے عظام رحمھم اللہ کیلئے علم غیب مانتے ہیں۔ ذیل میں ہم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا عقیدہ بیان کرتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے معیار ایمان۔ معیار حق اور معیار ھدایت تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا ایمان وعقیدہ ہے۔

اس کائنات میں سب سے عظیم ہستی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے وہ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے مگر بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی نہیں بتایا اور ان کے متعلق علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ایک دفعہ ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا:

من اخبرک ان محمد ارای ربه او کتم شیئا ما امر به او یعلم الخمس التی قال الله تعالی ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث فقد اعظم الفریة......الخ (مشکوٰۃ ۵۰۱، باب رویة الله تعالی)

”کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا آپ وحی میں سے کوئی بات چھپا گئے ہیں یا آپ ان پانچ چیزوں کو جانتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے۔ اور وہی بارش

نازل کرتا ہے تو اس نے بہت بڑا جھوٹ باندھا"۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے۔ اسی طرح سورۃ تحریم میں اللہ تعالیٰ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بیان فرماتے ہیں۔

"من انباک هذا قال نبانی العلیم الخبیر" (التحریم:۳)

کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے (اگر حضرت حفصہ کا یہ عقیدہ ہوتا کہ آپ ﷺ غیب جانتے ہیں تو پھر یہ سوال نہ کرتیں معلوم ہوا کہ ان کا بھی عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ کو بتائے بغیر علم نہیں ہوتا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جاننے والے، خبر رکھنے والے نے یہ خبر دی ہے۔

اس آیت مبارکہ اور مذکورہ حدیث سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ واضح ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کیلئے علم غیب کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے لہٰذا آج جو شخص یہ عقیدہ رکھے گا اس کا عقیدہ صحابہ کرام کے عقیدے کے خلاف ہوگا اسی لئے وہ ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا۔ ہدایت یافتہ وہی ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسا عقیدہ اپنائے۔

٤۔ رسول اللہ ﷺ کا بھول جانا اور صحابہ کرام کا عقیدہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھول جاتے ہیں اور بھول سکتے ہیں جو کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ انصرف من اثنتین فقال له ذو الیدین اقصرت الصلوٰة ام نسیت یا رسول اللہ فقال رسول اللہ اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم ......الخ (بخاری، ١٦٤/١، باب فی لم یتشهد فی سجدتی السهو کتاب التهجد)

"رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دو رکعتیں نماز پڑھا دی (جبکہ نماز چار رکعت والی تھی) تو ذو الیدین نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے تصدیق چاہی کہ کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے تو لوگوں نے کہا کہ ہاں"۔ آگے مکمل حدیث ذکر کی گئی ہے کہ پھر آپ ﷺ نے بقیہ دو رکعت نماز پڑھائی اور سجدہ سہو کیا لیکن یہاں صرف یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ صحابی رسول اللہ ﷺ نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھول سکتے ہیں آج جو لوگ رسول اللہ ﷺ کیلئے علم غیب اور مختار کل ہونا ثابت کرنے کیلئے آپ ﷺ کے بھولنے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ بھول جانے والا تو عالم الغیب نہیں ہو سکتا ان کا عقیدہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے لہٰذا ان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے کیونکہ ہدایت کیلئے معیار اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ کا ایمان ہے۔ اگر ان جیسا ہمارا ایمان نہیں تو ہم ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھول سکتے ہیں آج جو لوگ رسول اللہ ﷺ کیلئے علم غیب اور مختار کل ہونا ثابت کرنے کیلئے آپ ﷺ کے بھولنے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ بھول جانے والا تو عالم الغیب نہیں ہو سکتا ان کا عقیدہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے خلاف ہے لہٰذا ان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے کیونکہ ہدایت کیلئے معیار اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ کا ایمان ہے

٥۔ مسئلہ حاضر و ناظر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ

بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کو ہر جگہ ہر وقت موجود مانتے ہیں جس کے لئے حاضر و ناظر کی اصطلاح عام ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جن کے عقیدہ و ایمان کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے عقیدہ و ایمان کیلئے معیار بیان فرمایا ہے۔ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلہ کے متعلق کیا عقیدہ و موقف تھا۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كنا قعوداً حول رسول الله ﷺ معنا ابو بكر وعمر في نفر فقام رسول الله ﷺ من بين اظهرنا فابطا علينا وخشينا ان يقطع دوننا وفزعنا وقمنا فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله حتى اتيت حائطا للانصار بني النجار رفدرت به هل اجدله بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بير خارجة والربيع الجدول فاحتفزت دخلت على رسول الله ﷺ فقال ابو هريرة فقلت نعم يارسول الله قال ما شانك قلت كنت بين اظهرنا فقمت فابطأت علينا فخشينا فخشينا ان تقطع دوننا...... الخ (مسلم ۱/۵ ، كتاب الايمان)

(اختصار کی وجہ سے مفہوم بیان کیا جاتا ہے)

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈر گئے کہ آپ کو ہم سے جدا کر دیا گیا ہے۔ یہ خیال کر کے (کہ کسی دشمن نے آپ کو گھیر لیا ہے یا آپ کو موت آ گئی ہے) ہم گھبرا گئے سب سے پہلا میں خود تھا جو گھبرا گیا تو ہم کھڑے ہوئے میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلا تو رسول اللہ ﷺ مجھے بنو نجار کے ایک باغ میں مل گئے۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا ابو ہریرہ ہے میں نے عرض کیا ہاں، اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ اٹھ کر چلے آئے پھر واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈر گئے کہ کہیں آپ کو ہم سے جدا کر دیا گیا ہو...... الخ

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کو ہر وقت ہر جگہ حاضر نہیں سمجھتے تھے ورنہ رسول اللہ ﷺ کے اٹھ کر چلے جانے اور واپس آنے میں دیر کرنے کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان نہ ہوتے کیونکہ وہ سمجھتے کہ اللہ کے رسول ﷺ تو ہمارے درمیان میں تشریف فرما ہیں ہم سے جدا ہی نہیں ہوئے تو واپس آنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ آنے جانے کا معاملہ تو اس کا ہوتا ہے جو ہر وقت ہر جگہ موجود نہ ہو اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہو اس کے آنے جانے کا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔

اس لئے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کو اپنی اصلاح کر کے عقیدے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے مطابق کر لینا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر نہیں ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کو ہی اللہ تعالیٰ نے معیار ہدایت فرمایا ہے۔

(جاری ہے)

فرمودات قرآن

ترتیب:۔ محمد توصیف شاہ

- ...تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کیلئے کہتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔
- ...کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ زبان سے اتنا کہنے پر ہی چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔
- ...لوگو! تم کہیں بھی ہو موت تو تم کو آکر ہی رہے گی۔ اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو۔
- ...لوگو! اپنی بہت پاکیزگی نہ جتایا کرو پرہیز گاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔
- ...یہ بات طے ہے کہ ظالموں کو کبھی فلاح نہیں ہوتی
- ...جو شخص حال میں مستقبل کی فکر نہیں کرتا وہ مستقبل میں ناکام و نامراد رہتا ہے۔

اقوال زریں

ترتیب: بشیر احمد

- جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہے وہ اپنی روح سے کلام کرتا ہے۔
- طنز عینک کی مانند ہے جس میں اپنے سوا ہر چیز نظر آتی ہے۔
- دیدہ دانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔ (حضرت علی)
- بعض لوگ اچھا بننے کیلئے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی اچھا نظر آنے کی۔
- ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔